تنقید و تبصرہ

الجامع المسند (جزو اول) | ۲۷۷ روایات کا مجموعہ شائع کردہ ادارۃ المصنفین ربوہ۔ پاکستان ۔ قیمت درج نہیں۔

احادیث کی کتابیں بے شمار لوگوں نے لکھی ہیں۔ ہر ایک نے اپنی ترتیب کا انداز الگ رکھا ہے۔ کسی نے صرف کسی ایک صحابی یا تابعی وغیرہ کی روایات کو یکجا کر لیا اسے جزء کہتے ہیں۔ کسی نے غیر صحابی کی مرویات کو طبقہ وار ایک جگہ جمع کیا اسے معجم کہتے ہیں جیسے معجم طبرانی۔ کسی نے مضامین کے لحاظ سے ہر مضمون کی احادیث اکٹھا کیں۔ اسے جامع کہتے ہیں جیسے صحیح بخاری۔ کسی نے فقہی مسائل کی ترتیب سے روایات درج کیں۔ ایسی کتاب کو سنن کہتے ہیں جیسے سنن ابوداؤد اور کسی نے طبقات صحابہ کے لحاظ سے ہر صحابی کی مرویات کو ترتیب وار لکھا۔ اس کا نام ہے مسند۔ جیسے مسند ابی یعلی موصلی، مسند بزار وغیرہ۔ مسانید میں سب سے زیادہ اہم مُسندِ امام احمد بن حنبل ہے جس میں تیس ہزار سے زیادہ روایات یکجا ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ سات لاکھ روایات میں سے تقریباً تیس ہزار احادیث منتخب کی ہیں۔ جزء، معجم، جامع، سنن اور مسند کے علاوہ ذخیرہ احادیث اور بھی ہیں مثلاً مصنّف یا مغازی وغیرہ جیسے مصنّف بن ابی شیبہ اور مغازی ابن اسحاق۔

امام احمد بن حنبل کے سوا ائمہ اربعہ میں سے کسی نے اتنا بڑا ذخیرۂ روایات نہیں چھوڑا ہے اور غالباً یہی وجہ ہے کہ امام فخرالدین رازی شافعی امام احمد کو مجتہد نہیں مانتے بلکہ محدث مانتے ہیں۔ مسند احمد میں ایک پیچیدگی بڑی قابل غور ہے۔ اس پوری مسند کی روایت صرف ابوبکر قطیعی کرتے ہیں اور وہ بھی صرف عبداللہ بن احمد سے۔ اور عبداللہ بن احمد بھی صرف احمد بن حنبل سے۔ گویا اسناد کے تین درجوں میں ہر جگہ ایک ہی راوی ہے۔ ہر جگہ حدثنا عبداللہ حدثنی ابی۔ گویا پوری مسند کا آغاز خبر احاد سے ہوتا ہے اور خبر احاد کا جو درجہ محدثین کے نزدیک ہے وہ کون نہیں جانتا۔ اس کے باوجود اُمت میں غالباً اس لیے مسند مقبول ہوئی کہ اس کی بیشتر روایات کی تائید دوسری کتب و احادیث سے ہو جاتی ہے۔ اس پوری مسند میں ہنوز بہت سی مجروح اور ضعیف روایات موجود ہیں جن کی نشاندہی حاشیے میں کر دی گئی ہے۔ تاہم تضعیف و تصحیح کا معیار محض سند نہیں متن بھی ہے۔ اور کیا اچھا ہوتا کہ ادارہ اس زاویۂ نظر سے بھی روایات کو دیکھتا۔

ادارہ مصنفین نے مسند کی ترتیب بدل دی ہے اور اسے "صحابہ وار" رکھنے کی بجائے "مضمون وار" کر دیا ہے۔ اسی لیے اس کا نام الجامع المسند رکھا ہے۔ مسند تو اس لیے کہ یہ مسند احمد ہے اور جامع اس لیے کہ مسند کی ترتیب بدل کر جامع کی ترتیب رکھی ہے۔ اس نئی ترتیب سے تلاش احادیث میں بڑی سہولت ہوتی ہے۔

یہ ادارۂ ربوہ کا ایک بڑا مفید کام ہے۔ اور ہماری دعا ہے کہ یہ جلد انجام کو پہنچے۔ اربابِ ادارہ کو اگر ناگوار نہ ہو تو ہم یہ عرض کریں کہ آپ کے ہاں سے اب تک جتنے غیر ضروری لٹریچر شائع ہوتے رہے ہیں ان سے امت کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا بجز اس کے کہ اُمت میں لایعنی مباحث پیدا ہو گئے اور ایسے مسائل پر اُمت میں تفریق پیدا ہوئی جن کے متعلق نہ آخرت میں بازپرس ہو گی اور نہ دنیا میں ان سے کسی قسم کا فائدہ ہوا۔ مسیح جو تھے آسمان پر زندہ ہیں یا نہیں ؟ وہ آسمان سے نازل ہوں گے یا نہیں ؟ مسیح سے مراد سچ مچ کا مسیح ہے یا مثیل مسیح ؟ کیسے ان باتوں سے قوم کو کیا فائدہ ؟ مسیح مردہ ہوں یا زندہ آخرت میں اس کے متعلق ہم سے یقیناً کوئی بازپرس نہ ہو گی اور دنیا میں بھی اس سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ ہمیں مسیح کو نہیں بلکہ اپنے آپ کو زندہ قوم ثابت کرنا ہے اور اس کا کوئی تعلق مسیح کو مردہ یا زندہ ثابت کرنے سے نہیں۔

کام کی بات آپ نے اب شروع کی ہے اور ہم "جامع مسند" کو اس کا پہلا قدم سمجھتے ہیں۔ اگرچہ اس جلد کا خاتمہ ایسی روایات پر ہوا ہے جن سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ شاید اسی مقصد کے لیے یہ پوری جلد لکھی گئی ہے۔ بہر حال ارکان ادارہ نے بڑی محنت سے کام کیا ہے۔ اپنی اس ترتیب کے مطابق ہی انہوں نے روایت سے پہلے ترتیب وار نمبر لگائے ہیں لیکن حاشیے پر اصل مسند کے نمبر اور جلد کا حوالہ بھی دیدیا ہے تاکہ کسی کو شبہ ہو تو اصل مسند نکال کر دیکھ لے۔ آغاز کتاب میں ایک مختصر سا معلومات افزا مقدمہ بھی ہے۔

(محمد جعفر)

خلافتِ معاویہ و یزید

مصنف محمود احمد عباسی ۔ قیمت چھ روپے

اس کتاب کے متعلق صاحبِ کتاب کا دعویٰ ہے کہ یہ ان کی چالیس سال کی محنت کا نچوڑ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی تالیف پر ان سے ہمدردی کرنے کو جی چاہتا ہے۔ اس لیے کہ اس طویل مدت کی تحقیق کا نتیجہ یہ ہے کہ کتاب سب کچھ ہے مگر تاریخ نہیں ہے۔ اگر تاریخ نام ہے " تاریخی مسلّمات کے انکار کا، متفق علیہ روایات کے عدمِ قبول کا، اپنے مفروضہ مقصد کے خلاف روایات کو ترک کر دینے کا، مشتبہ روایات کو